باب۔ 13

عالم شہادت

Material World

- **تمہید:**

واضح ہو کہ کُن سے پہلے جو کچھ ہے وہ غیر مخلوق ہے۔ معلوماتِ الٰہیہ، جن کو اعیانِ ثابتہ کہتے ہیں غیر مخلوق ہیں۔ اسماو صفاتِ الٰہیہ بھی غیر مخلوق ہیں۔ خدائے تعالیٰ کی ذات کے ساتھ وہ بھی قدیم ہیں۔ ان کے ذوات الگ نہیں ہیں۔

کُن کے بعد ارواح پیدا ہوتے ہیں۔ ارواح، حادث ہیں۔ یہ چوں کہ تحتِ زمانہ نہیں اس لیے ان کو حادثِ دَہری کہتے ہیں۔ جو چیز دفعتاً پیدا ہوتی ہے اور اپنے پورے کمال ہی کے ساتھ پیدا ہوتی ہے وہ حادثِ دَہری یا Straight Away Emergence ہے۔ چناں چہ عالم ارواح، حادثِ دہری ہے۔

انسان کے خیال کو خیالِ متصل، خیالِ مطلق، مثالِ انسانی اور خیالِ انسانی کہتے ہیں۔ جس طرح انسان جو کچھ لکھتا، پڑھتا، بولتا اور کرتا ہے پہلے وہ اس کے خیال میں رہتا ہے، پھر دنیا میں ظاہر ہوتا ہے۔ اسی طرح عالم شہادت میں جو کچھ پیدا اور ظاہر ہوتا ہے وہ پہلے عالم مثال یا خیالِ منفصل یا خیالِ مقید میں آتا ہے۔ پھر عالم شہادت و ناسوت میں نمایاں ہوتا ہے۔ عالم ارواح و عالم شہادت کے درمیان عالم مثال ہے۔ یہ عالم منفصل یعنی Separate World اور خیالِ مقید ہے۔ لیکن اس کو انسان کے خیال سے ایک تعلق ہے۔

- **عالم شہادت:**

عالم ارواح کے بعد عالمِ مثال ہے اور پھر اس کے بعد عالمِ شہادت کا درجہ ہے۔ اس کو عالم ناسوت عالم خلق اور عالم اجسام بھی کہتے ہیں۔ اس میں روح اور مثال کے کمالات کے علاوہ زمان و مکان یا Time &Space سے مقید ہونے کی وجہ سے حجم اور وزن یعنی Weight &Volume بھی شامل ہو جاتا ہے۔ اس میں تمام اجسام تدریجاً اپنے کمال کو پہنچتے ہیں۔ جو چیز تدریجاً اور آہستہ آہستہ تکمیل کو پہنچتی ہے وہ حادثِ زمانی ہوتی ہے۔ یہ کائنات جس کو عالم شہادت، عالم ناسوت اور عالم اجساد کہتے ہیں، حادثِ زمانی یا Gradual Materialization ہے۔

Siddiqui Publications

اس عالم شہادت کی تخلیق، اس کے کرشمہ ہائے قدرت اور اس کی شانِ ربوبیت کے بیان سے تو قرآن مجید بھرپڑا ہے۔

هُوَ الَّذِي خَلَقَ لَكُم مَّا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا ثُمَّ اسْتَوَىٰ إِلَى السَّمَاءِ فَسَوَّاهُنَّ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ، یعنی وہی خدا تو ہے جس نے تمھارے لیے جو کچھ زمین میں ہے پیدا کیا، پھر آسمان کی طرف متوجہ ہوا اور ان کو سات آسمان بنایا اور وہ سب کچھ جانتا ہے،(البقرۃ:29)۔

يُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ يَجْرِي لِأَجَلٍ مُّسَمًّى ذَٰلِكُمُ اللَّـهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ،یعنی وہ رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے، اور اس نے سورج اور چاند کو (ایک نظام کے تحت) مسخر فرما رکھا ہے، ہر کوئی ایک مقررہ میعاد کے مطابق حرکت پذیر ہے، یہ تمھارا رب ہے، اسی کی بادشاہی ہے،(فاطر: 13)۔

الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ فِرَاشًا وَالسَّمَاءَ بِنَاءً وَأَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجَ بِهِ مِنَ الثَّمَرَاتِ رِزْقًا لَّكُمْ، یعنی جس نے تمھارے لیے زمین کو فرش بنایا، آسمان کا ڈیرا لگایا اور آسمان سے پانی برسایا، اور اس سے پھل نکالے، وہ تمھارا رزق ہیں،(البقرۃ:22)۔

إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِي تَجْرِي فِي الْبَحْرِ بِمَا يَنفَعُ النَّاسَ وَمَا أَنزَلَ اللَّـهُ مِنَ السَّمَاءِ مِن مَّاءٍ فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيهَا مِن كُلِّ دَابَّةٍ وَتَصْرِيفِ الرِّيَاحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ، یعنی بے شک آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے میں اور رات دن کے بدلنے میں اور کشتیوں (اور جہازوں) میں جو سمندر میں لوگوں کے لیے نفع بخش چیزیں لے کر چلتی ہیں، اور اس پانی میں جس کو اللہ آسمان سے برساتا ہے، پھر اس سے مُردہ زمین کو زندہ کرتا ہے، سرسبز و شاداب کرتا ہے، اور اس زمین میں ہر قسم کے جانور (پیدا کرکے) پھیلاتا ہے، اور ہواؤں کے بدلنے میں اور بادلوں میں جو آسمان اور زمین کے درمیان مسخر و مطیع ہیں، (غرض) با عقل لوگوں کے لیے بہت سی نشانیاں ہیں،(البقرۃ: 164)۔

برگ درختان سبز در نظر ہوشیار
ہر ورقے دفریست، معرفت کردگار (سعدی)

(ایک باخبر اور ہوشیار شخص کی نظر میں ہرے بھرے درختوں کی ہر شاخ اور ہر ہر پتہ اللہ کی معرفت کا ایک دفتر ہے)

تکوین عالم اور پیدائش مخلوقات کے متعلق غور کریں تو ان مجازات سے حقیقت کی طرف راستہ نکلتا ہے۔ اتنا تو سب کو تسلیم کرنا پڑے گا کہ ایک حقیقی وجود رکھنے والا مسبب الاسباب ضرور ہے۔ اور وہ اللہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ہی علم و قدرت سے تمام عوالم خواہ مادّی ہوں یا غیر مادّی، ظاہر و نمایاں ہوئے۔ جتنے بھی کمالات ہیں سب اسی سرچشمے سے نکلے ہیں۔ ہر نقطے پر ایک اعتباری حقیقت پیدا ہوتی ہے۔